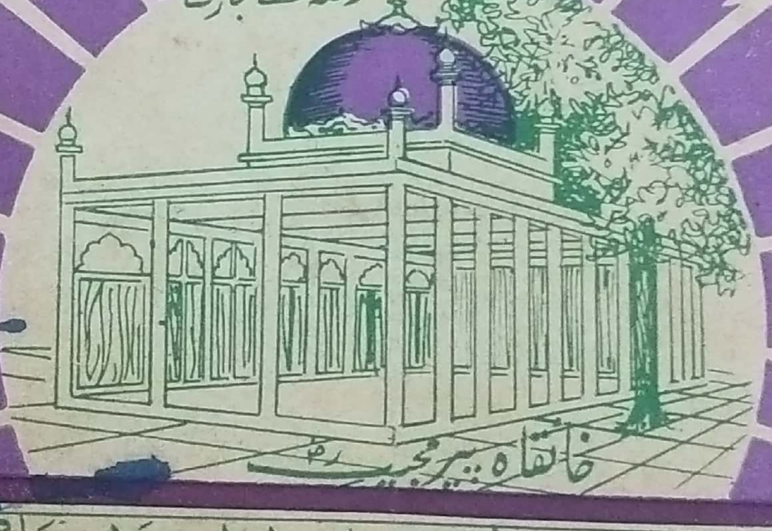
هو الفرد المجیب ولی النعمة

دار الاشاعت خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف کا دینی و علمی ماہنامہ

ماہنامہ

المجیب

روضہ مبارک



خانقاہ سید مجیب

مدیر مسئول سید احمد حسین بی اے سہسرامی

دار الاشاعت خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف پٹنہ

سالانہ پانچ روپے

فی پرچہ آٹھ آنے

ALMUJEEB अलमुजीब

هو الفرد المجیب ولی النعمۃ

ماہنامہ المجیب

پھلواری شریف (پٹنہ)

جلد ۷	ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق ماہ نومبر سنہ ۱۹۶ء	شمارہ ۵

☆

مدیر مسئول

سید احمد حسین سہسرامی

☆

ادارۂ تحریر

سید یوسف رضوی

عین احمد قادری

عبد الواسع ضیا جالوی

☆

قیمت سالانہ ۔۔۔۔۔۔۔ ص

فی پرچہ ۔۔۔۔۔۔۔ ۸/

پاکستان و غیر ممالک سے

للعہ

فہرست

لمعات — ادارہ — ۲-۳

مقالات

رشتہ داروں سے ہمدردی اور سلوک — جناب مولانا شاہ عثمان غنی صاحب فردوسی — ۴-۹

فتنہ انکار حدیث اور شب برات — جناب مولانا شاہ تقی حسن صاحب بلخی — ۱۰-۱۸

افادات

لمعات بدریہ — حضرت اقدس سیدنا الامام مولانا شاہ محمد بدر الدین قادری رضی اللہ عنہ — ۱۹-۲۵

تبرکات

نعت شریف — حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا شاہ محمد محی الدین قادری قدس اللہ سرہ — ۲۶

سیر و سوانح

حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا شاہ محمد محی الدین قادری — مولوی حکیم حافظ منصور الحسن صاحب، مولانا سید عبد الباری صاحب فاطمی — ۲۷-۳۳

سلام بارگاہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ محمد محی الدین قادری — حافظ حکیم منصور الحسن صاحب — ۳۴

مخدوم شیخ فرید الدین فردوسی قادری — جناب مولانا عبد الرؤف صاحب — ۳۵-۳۸

مسائل و فتاویٰ

احکام اسلامی — جناب مولانا شاہ حکیم عماد الدین صاحب مفتی دار الافتاء، خانقاہ مجیبیہ، پھلواری شریف — ۳۹

تعارف و تبصرہ — جناب ضیاء جالوی — ۴۰-۴۲

کردار رسالت — جناب اویس احمد دوراں — ۴۳

بارگاہ شاہ خوباں — جناب مولانا حکیم محمد طہ کمال الحسینی الندوی — ۴۴

ادبیات

غزل — حسان الہند مولانا تمنا عمادی، پھلواروی — ۴۵

غزل — جناب جگدیشور پرشاد صاحب سرور داناپوری — ۴۶

غزل — الحاج محمد شفیع صاحب شفیع تمنائی — ۴۷

غزل — جناب سید ابن الحسن صاحب رضوی — ۴۷

غزل — جناب محمد انوار الحسن صاحب نور نوحی — ۴۸

نعت — جناب مولانا محمد نعیم الدین صاحب نعمت فاضل شمسی — ۴۸

قطعات تاریخ — از جناب حکیم یوسف صاحب پھلواروی — ۴۹

کوائف و حالات — ادارہ — ۵۰-۵۲

اشتہارات — ۵۳-۵۶

فتنۂ انکارِ حدیث اور شب برات

(از جناب مولانا شاہ تقی حسن صاحب سجادہ نشین خانقاہ بلخیہ۔ فتوحہ)

مجھ سے میرے ایک ذی علم مگر فقاہی عزیز نے ایک جادو بیان مقرر و مبلغ کی یہ تقریر سن کر کہ شب برات کی کوئی شرعی اہمیت نہیں ہے۔ اور اس شب کے سارے اعمال و اذکار یا پندرہویں شعبان کا روزہ رکھنا یہ سب بدعت ہے اور ان سب اعمال کا مرتکب یا داعی بدعتی، عاصی بلکہ بموجب اس حدیث شریف کے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار وہ شخص جہنمی ہے۔ نیز اس بارے میں کوئی حدیث یا قول ہو بھی تو وہ مردود، ضعیف، وضعی ہے۔ مجھ سے یہ فرمائش کی کہ شرعی پہلو سے اس پر کچھ روشنی ڈالوں بلکہ کچھ لکھ بھی دوں۔

صورت حال یہ ہے کہ اگر یہ اختلاف حُسن نیت سے ہوتا جو اپنی جگہ بمصداق حدیث مثاب ہے اور ان اکابر صوفیا رحمہم اللہ جن کے ملفوظات و مکتوبات شب برات کے اعمال و افکار سے بھرے پڑے ہیں اور ان کی طرف ان ناگوار و تلخ الفاظ کی نسبت نہ ہوتی تو شاید محترم عزیز کی یہ بیتابی و فرمائش نظر انداز کی جاسکتی تھی۔ اور اس مضمون پر ہرگز قلم نہ اٹھایا جاتا اس لئے کہ اس دور فتن میں ایسے مختلف فیہ مسائل کو لانا میں محمود نہیں سمجھتا۔ مگر میں علی وجہ البصیرت دیکھتا ہوں کہ معاملہ یہیں تک بس نہیں ہے۔ بلکہ انکار حدیث کا جو فتنہ اس وقت چل رہا ہے یہ اسی کا پیش منظر اور اسی کی ایک ایسی کڑی ہے جو عام طور پر آنکھوں سے اوجھل نظر سے پوشیدہ ہے۔ بار بار احادیث کے ان ذخائر کو جو اہل سنت کی کسی ایک جماعت کے لئے معمول بہا ہوں منظر عام پر لاکر ضعیف و موضوع کہہ کر انکار کر دینا اور اس پر بغیر کسی بصیرت دینی کے جرح و تنقید کرنا ظاہر ہے کہ عوام کو نفسیاتی طور پر اس کے لئے تیار کرنا ہے کہ تمام احادیث سے تدریجاً اعتماد و اعتبار اٹھ جائے۔ ہاں اگر علمی اور فنی طور پر تبادلہ خیال کرنا منظور ہو تو اہل علم سے علمی زبان میں گفتگو کیجئے۔ مگر للہ سطح عام پر آکر نہیں کہ عوام کے اذہان غلط اور غیر شعوری طور پر متاثر ہو کر بالکلیہ حدیث سے ہی انکار کر بیٹھیں۔

ابھی ابھی آپ دیکھ چکے ہیں کہ ایک کتاب (معاویہ و یزید) نے اسلامی دنیا میں کتنی ہل چل مچا دی۔ چنانچہ عام طور پر یہ کہا جانے لگا کہ اب کن روایات پر اعتبار کیا جائے۔ جب سید اشباب اهل الجنۃ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حدیث نکث بیعت

کے باعث نعوذ باللہ جاہلیت کی موت بجائے شہادت کے مرسکتے ہیں تو پھر اور لوگوں کا کیا کہنا ہے اور کہاں ٹھکانا ہوسکتا ہے۔ پھر حضرت امامین علیہما السلام کے فضائل ومناقب میں جو کثرت سے حدیثیں آئی ہیں ان کا مصداق کون ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کے متعلق کیا حکم لگائیں گے۔ پھر کون سے مسئلے ایسے ہیں جن میں آراء کا اختلاف نہ ہو یا ضعیف وقوی دونوں قسم کی روایتیں نہ ملتی ہوں یہ مسائل تو ایسے بنیادی نہیں ہیں کہ دین کا ستون جس سے متزلزل ہو رہا ہو۔ اور اُسے آپ ایسا ہی بنیادی مسئلہ تسلیم کرتے ہیں کہ جس پر نجات کا دارومدار ہو اور آپ کی نظر میں ان اعمال کا عامل یا داعی نعوذ باللہ کافر یا جہنمی ہے تو یہ بھی غور فرما لیجئے کہ یہ نسبت کہاں سے کہاں پہنچے گی۔ اس لئے کہ شب برات کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر اکابر صوفیا رحمہم اللہ کے اقوال واعمال سے احادیث وتفاسیر ومکتوبات وملفوظات بھرے پڑے ہیں ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رءوف الرحیم (قرآن حکیم) میں یہ نہیں کہتا کہ اس مسئلہ متنازع فیہ میں علماء محدثین، مفسرین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف نہیں ہے یا اس دن یا رات کی فضیلت متفق علیہ ہے۔ یا اس بارے میں ساری حدیثیں مشہور ومتواتر وحسن ہی ہیں۔ یا ان اعمال کا تارک عاصی ونافرمان ہے۔ یا مروجہ بھول جھڑی سے متعلق میرے پاس جواز کا کوئی شرعی ثبوت موجود ہے۔ یا اس کے جواز کا بھی میں حامی ہوں۔ حاشا وکلا کوئی بھی پڑھا لکھا آدمی ایسا کہہ نہیں سکتا۔ یہ اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ میں یا اور صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر اکابر صوفیا رحمہم اللہ تک کے اقوال واعمال اس خصوص میں موجود ہیں کہ لیلۃ البرات (شب برات) ایک فضیلت مآب شب ہے۔ اور اس شب میں بعض اعمال کے متعلق حدیثیں آئی ہیں۔ اس شب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابر میں جاکر دعاء مغفرت یا ایصال ثواب کرنا ثابت ہے۔ اور پندرہویں شعبان کے دن کو روزہ رکھنے کی فضیلت میں حدیثیں آئی ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی میں تسلیم کرتا ہوں کہ متقدمین ومتاخرین کا اس مسئلہ میں دو خیال رہا ہے جس طرح اور بھی بہت سے مسائل میں خیالات کا اختلاف موجود ہے اس لئے تکفیر وتفسیق کی جرأت کیوں، دوسری تکفیر والی حدیث "من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذالک الا ارتدت علیہ (مسلم) الا حار علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک (بخاری) کا مصداق نہ بنا دے۔ میں نے مندرجہ ذیل مضمون میں صرف محدثین ومفسرین کے اس گروہ کے اقوال جمع کر دیئے ہیں جنہوں نے اس شب کی فضیلت کے متعلق روایت کی ہے۔ اور صوفیا کے ملفوظات ومکتوبات کو قصداً نہیں چھوا ہے۔ تاکہ انہیں سب وشتم کا نشانہ بنایا جائے اور نہ علمی وفنی طور پر ان احادیث واقوال سے بحث کی ہے۔ اس لئے کہ یہ میرے موضوع بحث سے سردست خارج ہاں اگر ضرورت داعی ہو تو شاید یہ ناگوار بحث آگے بھی چلائی جاسکے۔ مگر اس وقت ایسا کرنا ایک مزید فتنہ کا دروازہ کھولنا ہے۔ اور مخالفین حدیث کے ہاتھ میں ایک ایسا اسلحہ دیدینا ہے جس سے وہ تمام احادیث وروایات کو مجروح ومتروک بنا کر

رکھ دیں۔ کما لایخفی۔

قبل اس کے کہ اصل موضوع سامنے آئے اصول حدیث کا ایک مسئلہ عرض کرتا یا یاد دلاتا چلوں کہ اس فن کے ائمہ کے نزدیک ترغیب و ترہیب کے لئے ایسی حدیثوں کو بھی لے لیا جاسکتا ہے جس کے کسی پہلو میں ضعف و سقم ہو مگر دوسری حدیثیں اس کی موئد موجود ہوں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی اسی لئے ارقام فرماتے ہیں کہ بعض حدیثیں بوجہ کثرت طرق کے حسن لغیرہ بھی ہو جاتی ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ اگر یہاں کسی حدیث کا ضعف ثابت بھی ہو تو اور دوسرے طرق سے بھی چونکہ بقول حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے دیگر حدیثیں بھی مروی ہیں اس لئے یہ روایت بھی قابل قبول ہوگی۔

نیز حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی القول الجمیل کے شروط مرشد کے شرط اول میں ارقام فرماتے ہیں ان التابعین واتباعھم کانوا یاخذون بالمنقطع والمرسل انما المقصود حصول الظن ببلوغ الخبر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آیئے سب سے پہلے تفاسیر یا دیگر قابل اعتماد کتابوں کو دیکھیں کہ وہاں سے اس مسئلہ پر کچھ روشنی پڑتی ہے یا نہیں۔ اس کے بعد پھر حدیثوں پر نظر کی جائے گی ـــــــــــــــ یہ اس لئے کہ بہت سی حدیثیں خود تفاسیر کے ضمن میں ہی سامنے آجائیں گی۔

حم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم (قرآن حکیم) بیضاوی لیلۃ مبارکہ کی تفسیر میں دونوں قول نقل کرتے ہیں، فی لیلۃ القدر او البراۃ اس کی تفسیر میں شیخ زادہ نے (جن کا حاشیہ بیضاوی پر سب سے زیادہ معتبر ہے) آٹھویں جلد صفحہ ۱۱۳ میں ارقام فرمایا ہے۔ "قولہ فی لیلۃ القدر او البراۃ وھی لیلۃ النصف من شعبان سمیت لیلۃ البراۃ والصک لان اللہ تعالیٰ یکتب لعبادہ المومنین البراۃ فی ھذہ اللیلۃ الخ۔ واختلف المفسرین فی ھذہ اللیلۃ المبارکۃ انھا لیلۃ القدر او انھا لیلۃ البراۃ واحتج الاخرون علی انھا لیلۃ النصف من شعبان بان لھا اربعۃ اسماء منھا لیلۃ المبارکۃ لیلۃ البراۃ لیلۃ الصک لیلۃ الرحمت وبارروی انھا مختصۃ بخمس خصال منھا قال اللہ تعالیٰ یفرق کل امر حکیم وظھر بھذین الوجھین ان لیلۃ المبارکۃ ھی لیلۃ النصف من شعبان ....

قال ابن عباس تقضی الاقضیۃ کلھا لیلۃ النصف من شعبان وتسلیم الی اربابھا من الملائکہ لیلۃ السابع والعشرون من شھر رمضان الخ' لیلۃ البراۃ مختصۃ بخمس خصال الاولی بما ذکر والثانیہ فضیلۃ العبادۃ بینھا روی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال من صلی بھذہ اللیلۃ مائۃ رکعۃ ارسل اللہ الیہ مائۃ ملک ثلاثون منھم یبشرونہ بالجنۃ وثلاثون یؤمنون من عذاب النار والثلاثون یرفعون عنہ افات الدنیا وعشرۃ یدفعون عنہ مکاید الشیطان

والثالثہ[۴] نزول الرحمت قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ تعالے یرحم امتی فی ھذہ الیلۃ بعدد شعر اغنام بنی کلب والرابعۃ[۵] حصول المغفرۃ قال علیہ الصلوٰۃ والسّلام ان اللہ یغفر لجمیع المسلمین فی تلک الیلۃ الا لکاھن او ساحر او مساحن او مدمن خمر او عاق لوالدیہ او مصر علی الزنا والخامسۃ[۶] انہ تعالیٰ اعطی فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام الشفاعۃ وذالک انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سال لیلۃ الثالث عشر من شعبان الشفاعۃ فی امتہ فاعطی الثلث منھا ثم سال لیلۃ الرابع عشر فاعطی الثالث ثم سال لیلۃ الخامس عشر فاعطی الجمیع الامن شرد عن اللہ تعالے شراد البعیر ومن عادۃ[۷] اللہ تعالیٰ من ھذہ الیلۃ ان یزید فیھا ماء زمزم زیادۃ ظاھرۃ

نوٹ۔ نمبر دیئے ہوئے مضامین مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی موجود ہیں اس لئے تکرار مضمون و نیز طوالت کے خیال سے اصل مضمون نقل نہ کرکے صرف حوالہ ہی دے دیا گیا ہے۔

۱۔ سراج المنیر جلد ثالث صفحہ ۵۷۸ روح البیان جلد خامس صفحہ ۲۹۲ تفسیر کبیر صفحہ ۴۳۵ کشاف صفحہ ۱۳۳۷

۲۔ سراج ” ” روح البیان ” کبیر ” کشاف ”

۳۔ کبیر ایضاً احیاء العلوم الغزالی کشاف ایضاً روح البیان ایضاً۔ صاحب روح البیان اس نماز کے متعلق ارقام فرماتے ہیں جملۃ الصلوٰۃ کان السلف یصلون ھذہ الصلوٰۃ فی ھذہ الیلۃ ویسمونھا صلوٰۃ الخیر ویجتمعون فیھا وربما صلوھا جماعۃ عن الحسن البصری انہ قال حدثنی ثلاثون من اصحاب النبی علیہ السلام ان من صلی ھذہ الصلوٰۃ فی ھذہ الیلۃ نظر اللہ لہٗ سبعین مرۃ وقضی اللہ لہٗ بکل نظرۃ سبعین حاجۃ ادنٰھا المغفرۃ انتھٰی کلام للاحیاء۔

۴۔ سراج ایضاً روح البیان ایضاً کبیر ایضاً کشاف ایضاً

۵۔ سراج ” روح البیان ” کبیر ” کشاف ”

۶۔ سراج ” روح البیان ” کبیر ” کشاف ”

۷۔ کشاف ایضاً

۸۔ سراج المنیر ایضاً

تفسیر روح البیان جلد خامس صفحہ ۲۹۰ تا صفحہ ۲۹۲

قال بعض المفسرین المراد من اللیلة المبارکة لیلة النصف من شعبان ولها اربعة اسماء الاول لیلة المبارکة لکثرة خیرها وبرکاتها علی العالمین فیها الخیر وان برکات فیها الله تعالیٰ یصل الی کل ذرہ من العرش الی الثریٰ کما فی لیلة القدر وفی تلک اللیلة اجتماع جمیع الملائکة فی خطیرة القدس در کشف الاسرار فرمود کہ آن را مبارک خواند از بہر آنکہ بر خیر و برکت ہمہ شب داعیان را اجابت است۔ وسائلان را عطیت و مجتہداں را معونت و مطیعان را مثوبت، و عاصیاں را اقالت۔ و محباں را کرامت۔ ہمہ شب درہائے آسمان کشادہ و جنات عدن و فرادیس اعلیٰ در نہادہ۔ ساکنان جنت الخلد بر کنگرہا نشستہ ارواح انبیاء و شہداء در علیین فراہم آمدہ الخ والثانی لیلة الرحمة والثالث لیلة البراة والرابع لیلة الصک وذالک لان البندار اذا استوفی الخراج من اهله کتب لهم البراة کذالک الله یکتب لعباده المومن البراة فی هذه اللیلة کما حکی ان عمر بن العزیز لما رفع راسه من الصلوٰت لیلة النصف من شعبان وجد رقعة خضراء قد اتصل نورها فی السماء مکتوب فیها هذه براة من النار من الملک العزیز لعبده عمر بن العزیز وکما ان فی هذه اللیلة براة السعداء من الغضب فکذا فیها براة للاشقیاء من الرحمة نعوذ بالله ایضاً صفحہ ۲۹ قد وردت احادیث دالة علی فضیلة شهر رمضان وعشر ذی الحجه ولیلة النصف من شعبان الخ

تفسیر ابن کثیر علی حاشیہ معالم از امام بغوی روی ابو الضحیٰ عن ابن عباسؓ ان الله یقضی الاقضیة فی لیلة النصف من شعبان ویسلمها اربابها فی لیلة القدر

تفسیر حسینی وجمیع برآنند کہ لیلہ مبارکہ کہ شب برات است و برکت او در نزول ملائکہ و اجابت دعوت و فصل اقضیہ و تقسیم نعیم است۔

ترجمہ تفسیر عزیزی از شاہ عبد العزیز صاحبؒ محدث دہلوی بضمن تفسیر سورہ انا انزلنا

لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ تقدیر شعبان کی پندرہویں رات کو ہوتی ہے جس کو شب برات کہتے ہیں، اگرچہ تابعین میں سے بعضوں نے کہا ہے کہ نقل نویسی اس رات کو ہوتی ہے اور متصدیوں کے حوالے اس رات میں کرتے ہیں تو ابتداء تقدیر کی شب برات میں ہوئی اور اس کی انتہا اس رات میں لیکن تحقیق وہی ہے جو ذکر کی گئی ہے۔

خلاصۃ التفسیر از مولانا فتح محمد صاحب تائب جلد ۴ صفحہ ۱۶۵

لیلۃ مبارکہ۔ کہا گیا ہے کہ شب قدر اور کہا گیا ہے کہ پندرہویں رات شعبان کی اور اسی کے متعلق مفسرین نے فرمایا کہ شب برات میں تمام احکام جو اس سال میں ہونے والے ہیں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر آجاتے ہیں اور شب قدر میں نفاذ پاتے ہیں اور احادیث سے زیادہ قوی یہی قول نظر آتا ہے کہ شب برات ہے اور اس رات کے فضائل بکثرت مروی ہیں

روح المعانی جلد ۸ صفحہ ۳۷

لیلۃ رحمت و لیلۃ مبارکہ و لیلۃ الصک و لیلۃ البرات کی وجہ تسمیہ بیان کرنے کے بعد ارقام فرماتے ہیں ذکر و انی فضل ھذہ الیلہ اخبارًا کثیرًا منہا ما اخرجہ ابن ماجہ و البیھقی فی شعب الایمان عن علی کرم اللہ وجہہٗ ...... و اخرجہ الترمذی و ابن ابی شیبہ و البیھقی و ابن ماجہ عن عائشہؓ و اخرجہ احمد بن حنبل فی المسند عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص و ذکر بعضھم فیھا صلوٰۃ مخصوصہ ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر میں دونوں جماعت کا ذکر کیا ہے اور اخنسؓ کی حدیث کو بھی نقل فرمایا ہے۔ لیکن مرسل کہا ہے اور ان کے نزدیک لیلۃ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہی ہے شب برات نہیں، مگر دوسرے خیال کے لوگوں کی طرف بدعت و جہنم کی نسبت نہیں کی ہے۔

تفسیر درمنثور بعلامہ جلال الدین سیوطی جلد سادس۔

دونوں جماعت کے خیال کو لکھتے ہوئے دوسری جماعت کے بارے میں جو شب برات کی فضیلت و تقدیس کی قائل ہے اس کی تائید میں کثرت سے حدیثیں روایت کی ہیں ان میں سے بعض کا اقتباس مندرجہ ذیل ہیں۔ اخرج من جریر ان المنذر بن ابی حاتم من طریق محمد بن سوقہ عن عکرمہ فیھا یفرق کل امر حکیم فی لیلۃ النصف من شعبان یبرم امر السنتہ و تنسخ الاحیا للاموات و یکتب الحاج فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم احد دیلمی عن ابی ھریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع الاجال من شعبان الی شعبان حتی ان الرجل ینکح و یولد الخ پھر ابن ابی شیبہ نے عطا بن یسار سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔ اور تقریبًا ابن عساکر نے بھی حضرت عائشہؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔ اور ابن یعلی نے حضرت عائشہؓ سے تقریبًا اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ دینوری نے راشد بن سعد سے بھی تقریبًا اسی طرح کی روایت کی ہے۔ ابن جریر اور بیہقی نے شعب الایمان میں زہری سے اور انہوں نے عثمان بن محمد بن مغیرہ بن الاخنس کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اسی روایت سے امام زہری نے شعبان کے متعلق دوسری روایت لکھی ہے جس کے الفاظ اس سے مختلف ہیں۔ اور ابن ابی الدنیا نے بھی عطا بن یسار سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ خطیب نے مالک سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو روایت کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یفتح اللہ الخیر فی اربع لیال لیلۃ الاضحی و الفطر و لیلۃ النصف من شعبان الخ انہیں خطیب نے نجار سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایک اور دوسری حدیث بھی اس بارے میں روایت کی ہے۔ ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان من حضرت علیؓ سے روایت کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا و صوموا نھارھا الخ ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے وہ حدیث جنت البقیع والی بھی روایت کی ہے جس کے آخری الفاظ یہ ہیں فقال ان اللہ عز و جل

ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر الخ اور بیہقی نے ایک دوسری حدیث دوسری سند سے ان لفظوں میں روایت کی ہے۔ عن القاسم بن محمد بن ابی بکر عن ابیہ او عن عمہ او جدہ ابی بکر الصدیقؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل اللہ الی السماء الدنیا لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لکل شیء الا لرجل مشرک الخ

بیہقی نے ابی ثعلبہ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور روایت کی ہے کہ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ قال اذا کان لیلۃ النصف من شعبان یطلع اللہ تعالیٰ الخ بیہقی نے معاذ بن جبلؓ کے واسطے سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً انہیں الفاظ میں ایک دوسری روایت بھی کی ہے۔ نیز حضرت موسیٰ اشعری سے بھی مرفوعاً ایسی ہی دوسری روایت موجود ہے۔ بیہقی نے ایک طویل روایت اور بھی حضرت عائشہؓ سے اسی مفہوم کی کی ہے۔ تیسری حدیث حضرت عائشہؓ سے بقیع کے متعلق جس میں اتانی جبریل علیہ السلام کے الفاظ موجود ہیں اور حدیث طویل ہے۔ روایت کی ہے مگر اس کے ضعف کو بھی بیان کر دیا ہے۔ اسی طرح بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے ایک اور حدیث مکرر روایت کی ہے مگر بعض الفاظ اس کے اس سے مختلف ہیں جس میں قول کما قال اخی داؤد الخ مذکور ہے۔

اسی طرح بیہقی نے عثمان بن ابی العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم "ھل مستغفر فاغفر لہ" والی حدیث بھی روایت کی ہے۔ پھر حضرت علیؓ کے واسطے سے ایک روایت جس میں رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ النصف من شعبان قام الخ اور آگے پھر تعداد رکعات و تعین سور کا بھی بیان ہے بیہقی میں موجود ہے مگر اس کی تضعیف بھی کی ہے۔

ان تفاسیر و حدیثوں پر نظر کرنے سے یہ بات تو صاف معلوم ہو جاتی ہے کہ اگر لیلہ مبارکہ سے لیلۃ البرات (شب برات) مراد نہ بھی لیا جائے تو بھی نفس لیلۃ البرات کی اہمیت مسلم ہے اور وہ یہ کہ وہ ایک فضیلت مآب شب ہے۔ اب آخر میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی شہرہ آفاق تصنیف حجۃ اللہ البالغہ کے چند اقتباسات مع ترجمہ جناب مولانا عبدالحق صاحب (صاحب تفسیر حقانی) ہدیہ ناظرین ہیں۔

قال فی لیلۃ النصف من شعبان، ان اللہ لیطلع فیھا وفی روایۃ ینزل فیھا الی السماء الدنیا والاحادیث فی ھذہ الباب کثیرۃ معلومۃ الخ والانبیاء علیھم السلام تتطلع تلک العلوم فی قلوبھم من الملاء الاعلیٰ فیدرکونھا بالوجدان دون حساب الدورات الفلکیہ ثم یجتھدون فی نصب مظنۃ لتلک الساعۃ

اور فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں شعبان کے نصف آخر میں خدائے تعالیٰ جھانکتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آسمان دنیا کی طرف اتر کر آتا ہے اور اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جو سب کو معلوم ہیں (آخر مضمون تک) اور انبیاء علیہ السلام کے قلوب میں یہ علوم ملاء اعلیٰ کی طرف سے منقش ہوتے ہیں۔ بس وہ بھی وجدان اور ذوق سلیم سے جانتے ہیں نہ دورات فلکیہ کے حساب سے

فیھا مرون القوم بالمحافظة علیھا فمن تلک

الساعات ماید ور بد ور ان السنین وذالک

قولہ تبارک وتعالیٰ انا انزلناہ فی لیلة مبارکة

انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم امر

من عندنا (حجة اللہ البالغہ باب ۵ صفحہ ۳۸

باب اسرار الاوقات)

پھر اس امر میں کوشش کرتے ہیں کہ ان سب اوقات کے لئے

علامات اور مظنات مقرر کر دیئے جاویں جس سے ہر قوم

کو حکم کرتے ہیں کہ ان کی محافظت رکھیں۔ پس منجملہ ان اوقات

وساعات قبولیت کے وہ ہیں جو سالہا سال کے بعد

آتے ہیں۔

چنانچہ اس قول الٰہی میں اسی طرف اشارہ ہے انا انزلناہ فی لیلة مبارکہ

(ترجمہ از مولانا عبدالحق دہلوی، مطبع رحمانی پٹنہ ص ۱۵۱)

نوٹ:۔ وسط کے بعض ٹکڑوں کو جس میں منطق و فلسفہ سے زیادہ کام لیا گیا ہے قصداً چھوڑ دیا ہے۔ اصل

کتاب سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ صفحہ کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

اب بطور تذئیل مسئلہ ایصال ثواب کے متعلق بھی کچھ عرض کر دوں تو بحث ما نحن فیہ سے الگ نہیں ہوں گا۔ سطور

بالا میں ایک جگہ میں نے عرض کیا تھا کہ شب برات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابر میں جاکر دعاء مغفرت یا ایصال

ثواب کرنا ثابت ہے۔ چونکہ جماعت کثیرہ تو ایصال ثواب کے مسئلہ کو تسلیم کرتی ہے اور خصوصاً اس شب میں عوام و خواص کے

یہاں ایصال ثواب کا معمول رہا ہے، مگر ایک تھوڑی سی جماعت صرف دعاء مغفرت تک کی قائل ہے۔ اس لئے جاننے کی ضرورت

ہے کہ اس خصوص میں کوئی حدیث بھی ملتی ہے یا نہیں؟ کوشش کروں گا کہ بحث طویل نہ ہو جائے، اس لئے چند احادیث سے صرف اشارات

ہی پر اکتفا کروں گا، تو لیجئے ملاحظہ فرمائیے۔

اقرءوا علی موتاکم یٰسین (ابو داؤد) مجھے معلوم ہے کہ بعض ارباب علم نے موتیٰ کے ظاہری معنی سے عدول کر کے

قرب الموت مراد لیا ہے۔ لیکن پھر اس حدیث کے بارے میں جو سورہ یٰسین ہی کے متعلق ہے۔ کیا حکم لگائیں گے جو ابو عدی نے روایت

کی ہے کہ من زار قبر والدیہ او احدھما فی کل جمعة فقرء عندھما یٰسین غفر لہ بعدد کل حرف منھا

یہاں تو قبر والدیہ کا لفظ موجود ہے۔ تیسری حدیث بھی ملاحظہ ہو جس کی تخریج اپنی مسند میں عبدالعزیز نے ان لفظوں میں کی ہے۔

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل المقابر فقرء سورہ یٰسین خفف اللہ

عنھم العذاب وکان لہ بعدد من فیھا حسنات (شرح الصدور لعلامہ سیوطی) یہاں مقابر و نیز

خفف اللہ کا لفظ کس کی غمازی کرتا ہے۔ چوتھی حدیث ملاحظہ ہو:۔ من مر علی المقابر وقرء قل ھو اللہ احد احدی

عشر مرة ثم وھب اجرھا للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات (دار قطنی و طبرانی عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں وھب و اجر کا لفظ کتنا صاف ہے۔

پانچویں حدیث۔ اخرج ابوالقاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل المقابر ثم قرا فاتحۃ الکتاب وقل ھو اللہ احد والھکم التکاثر قال انی جعلت ثواب ماقرات من کلامک لاھل المقابر من المومنین والمومنات کانو شفعاء لہ الی اللہ تعالیٰ (شرح الصدور سیوطی) انی جعلت ثواب ماقرات کا ٹکڑا کتنا صاف ہے۔ چھٹی حدیث اذا مات احدکم فلاتحبسوا واسرعوا بہ الی قبرہ ولیقرا عند راسہ بفاتحہ البقرو عند رجلہ بخاتمہ البقرو (بیہقی)

ظاہر ہے کہ یہ فعل عبث نہیں ہوسکتا اور یہ بے کار حکم نہیں دیا گیا ہے۔

بڑے مزے کی بات امام ابو حامدؒ غزالی نے کتاب الاحیاء میں اور ابو محمد عبدالحقؒ نے کتاب العافیت میں روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ قال محمد بن احمد المروزی سمعت احمد بن حنبلؒ یقول اذا دخلتم المقابر فاقرءو بفاتحۃ الکتاب ومعوذتین وقل ھو اللہ احد وجعلوا ذلک لاھل المقابر فانہ یصل الیھم اس ٹکڑہ میں یصل الیھم یعنی اس کا ثواب ان موتیٰ تک پہنچتا ہے، قابل توجہ ہے۔ یعنی ثواب کا یہ پارسل (جس طرح درود شریف کا پارسل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے) ان موتیٰ تک پہنچتا ہے۔

پس ان حدیثوں کی روشنی میں اگر ایک شخص یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو لیلۃ البرأت (شب براءت) میں مقابر میں تشریف لے جاتے تھے تو نہ صرف دعاء مغفرت ہی فرماتے تھے بلکہ اپنے اس فرمودہ حدیث کے بموجب ایصال ثواب بھی فرماتے ہوں گے، تو اس پر ملامت کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ اور ایصال ثواب کرنے والے کو کافر، مشرک، بدعتی جہنمی نہیں کہا جاسکتا۔

میں نے کوشش کی ہے کہ کم سے کم الفاظ میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالوں اسی لئے نہ ترجمہ سے کام لیا گیا ہے۔ اور نہ تفصیلات میں اترنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بلکہ بیشتر اشاروں سے ہی کام لیا گیا ہے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔